فضائل قصیدۂ غوثیہ متبرکہ

یہ قصیدۂ مبارکہ حضور سیدنا غوث الاعظم، محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی زبانِ فیض ترجمان سے ادا ہوا ہے، اور ہمارے سلسلۂ عالیہ قادریہ میں اس کا وِرد دولتِ ظاہری و باطنی کے حصول کا سبب ہے۔ اس کے اٹھائیس اشعار ہیں۔

یہ قصیدۂ مبارکہ روزانہ وِرد کے طور پر پڑھنا بہت مفید ہے۔

(1) تسخیرِ خلائق کے لیے از حد کارآمد ہے اور قربِ خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

(2) اس قصیدۂ مبارکہ کا وِرد قوتِ حافظہ کو بڑھاتا ہے۔

(3) اس قصیدۂ مبارکہ کے پڑھنے والے کو عربی پڑھنے میں بصیرت حاصل ہوتی ہے۔

(4) ہر مشکل و سخت کام کے لیے اگر چالیس روز پڑھا جائے تو اِن شاء اللہ عزوجل کامیابی نصیب ہو گی۔

(5) جو شخص اس قصیدۂ مبارکہ کو اپنے سامنے رکھے اور تین مرتبہ پڑھے، وہ مقبولِ بارگاہِ غوثیت ہو گا، اور حضور سیدنا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارتِ فیض و بشارت سے مشرف ہو گا، اِن شاء اللہ عزوجل۔

(6) ہر مرض و تکلیف کے لیے تین بار یا پانچ بار پڑھنا مفید ہے۔

(7) بانجھ عورت اگر اس قصیدۂ مبارکہ کو کسی صحیح قاری سے 41 یا 21 بار پڑھوا کر پانی پر دم کر کے چالیس روز پیے تو وہ حاملہ ہو جائے گی، اور حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکت سے بیٹا عطا ہو گا، اِن شاء اللہ عزوجل۔

(8) آسیب زدہ یا جن والے مریض کے لیے روغن (یعنی تیل) پر دم کر کے جسم پر ملنا مفید ہے، اِن شاء اللہ عزوجل۔

(9) ظالم سے نجات پانے کے لیے روزانہ پڑھنے سے خلاصی نصیب ہو گی، اور (10) دشمن دفع ہو جائیں گے، اِن شاء اللہ عزوجل۔

(ماخوذاز: مدنی پنج سورہ، ص265، 266)

قصیدہ غوثیہ بمع ترجمہ

(1) سَقَانِی الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ

فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

محبت نے مجھے وَصل (قربِ الٰہی) کے پیالے پلائے، پس میں نے اپنے خمارِ محبت کو کہا کہ میری طرف آ۔

(2) سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ

فَہِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پیالوں میں بھرا ہوا جامِ محبت میری طرف دوڑتا ہوا آیا، تو میں اپنے احباب کی مجلس میں جامِ محبت کے خمار سے مست ہو گیا۔

(3) فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا

بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

میں نے تمام اقطاب (اولیاء کی ایک خاص جماعت) سے کہا کہ تم میرے حال کے پاس آکر ٹھہر جاؤ اور داخل ہو جاؤ، کیونکہ تم میرے رفیق (ساتھی) ہو۔

(4) وَھُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جامِ معرفت پیو، کہ تم میرا لشکر ہو، کیونکہ ساقیِ قوم (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے میرے لیے جامِ محبت کو لبالب بھر دیا ہے۔

(5)شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ

وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَا تِّصَالِیْ

عشقِ حقیقی کا نشہ مجھ پر طاری ہونے کے بعد تم نے میرا بچا کُھچا جام پی لیا، لیکن میرے بلند مرتبے اور قرب کو نہ پا سکے۔

(6)مَقَامُکُمْ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ

مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَّازَالَ عَالِیْ

تم سب (اولیاء) کا مقام بلند ہے، مگر میرا مقام تمہارے مقام سے بھی اعلٰی وارفع ہے، میری بلندی ہمیشہ قائم رہے گی۔

(7)اَنَا فِیْ حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ

یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

میں بارگاہِ قربِ الٰہی میں یکتا و یگانہ ہوں، ربِّ کریم نے مجھے بااختیار بنادیا ہے، اور عظمت و جلال والا خدا میرے لیے کافی ہے۔

(8)اَنَا الْبَازِیُّ اَشْھَبُ کُلِّ شَیْخٍ

وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیَ مِثَالِیْ

میں سفید باز ہوں، ہر ولی پر غالب ہوں، جیسے سفید باز دیگر پرندوں پر غالب ہوتا ہے۔ (بتاؤ تو!) کون ہے جسے مجھ جیسا بلند مرتبہ عطا کیا گیا ہو؟

(9)کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطِرَازِ عَزْمٍ

وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

رحمٰن عزّوجل نے مجھے وہ خلعت (لباسِ کرامت) عطا فرمائی جس پر عزم و ارادے کے بیل بوٹے تھے، اور تمام

کمالات کے تاج میرے سر پر رکھے۔

(10) وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

رَبُّ العالمین نے مجھے اپنے رازِ قدیم پر مطلع فرمایا اور عزت کا ہار پہنایا، اور جو کچھ میں نے مانگا، مجھے عطا فرمایا۔

(11) وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

مالکِ کائنات عزّوجل نے مجھے تمام اقطاب پر حاکم بنایا ہے، پس میرا حکم ہر حال میں جاری اور نافذ ہے۔

(12) فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

اگر میں اپنا راز دریاؤں پر ڈال دوں تو سارے دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو جائے اور اُن کا نام و نشان تک باقی نہ رہے۔

(13) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈال دوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں مل جائیں، (یہاں تک کہ اُن پہاڑوں اور ریت میں کوئی فرق باقی نہ رہے۔)

(14) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈال دوں تو وہ میرے راز کے اثر سے بُجھ کر بالکل سرد ہو جائے (اور اُس کا نام و نشان مٹ جائے۔)

(15)وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالِیْ

اگر میں اپنے راز کو مُردے پر ڈال دوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے۔

(16)وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ

تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

مہینے اور زمانے جو گزرتے اور ختم ہوتے ہیں، مگر بلاشک وشبہ وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں

(17)وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَأْتِیْ وَیَجْرِیْ

وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

اور مجھ کو موجودہ اور آنے والے واقعات کی خبر اور اِطلاع دیتے ہیں (اے منکرِ کرامات) جھگڑے سے باز آ۔

(18)مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ واشْطَحْ وَغَنِّیْ

وَافْعَلْ مَاتَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ

اے میرے مرید! عشقِ الٰہی سے سرشار ہو اور خوش رہ، اور (شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے) بولتا رہ اور جو

تیرا دل چاہے کر، کیونکہ میرا نام بزرگ ہے۔

(19)مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ

عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اے میرے مرید! اللہ کے سوا کسی سے مت ڈر، اللہ ربُّ العزّت میرا پروردگار ہے۔

اُس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے۔

(20)طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ

وَشَاءُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

آسمان وزمین میں میرے نام کے ڈنکے بجائے جاتے ہیں، اور نیک بختی کے قاصد میرے لیے ظاہر ہو رہے ہیں۔

(21) بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِيْ تَحْتَ حُكْمِيْ

وَوَقْتِيْ قَبْلَ قَلْبِيْ قَدْ صَفَالِيْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر (اُس کی عطا سے) میرا ملک ہیں، جو میرے حکم کے تابع ہیں۔

اور میرا وقت میرے دل سے پہلے ہی صاف تھا (یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی پاکیزہ تھی)۔

(22) نَظَرْتُ اِلٰى بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا

كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالِ

میں نے خُدا عزّوَجلَّ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا تو وہ سب مِل کر رائی کے دانے کے برابر تھے۔

(23) دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَى الْمَوَالِيْ

میں (ظاہری و باطنی) علم پڑھتے پڑھتے قطب بن گیا، اور میں نے مخلص دوستوں کے آقا و مولا عزّوَجلَّ کی مدد سے سعادت کو پالیا۔

(24) فَمَنْ فِيْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ مِثْلِيْ

وَمَنْ فِي الْعِلْمِ وَالتَّصْرِيْفِ حَالِيْ

اَولیاءُ اللہ کے گروہ میں میری مِثل کون ہے؟ اور علم اور تدبیر کرنے میں میری برابری کون کر سکے؟

(25) رِجَالِيْ فِيْ هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ

وَفِيْ ظُلَمِ اللَّيَالِيْ كَاللَّاٰلِيْ

میرے مرید موسمِ گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی کی وجہ سے) موتیوں کی

طرح چمکتے ہیں۔

(26)وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ

عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالٖ

ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدمِ مبارک پر ہوں جو (آسمانِ رسالت کے) بدرِ کمال ہیں۔

(27)نَبِیٌّ ھَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیٌّ

ھُوَ جَدِّیْ بِہٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

وہ نبیِ مکرّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہاشمی، مکی اور حجازی میرے جدِّ پاک ہیں؛ اِن کی وِساطت (وسیلے) سے میں نے مخلص دوستوں کو پایا۔

(28)مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ

عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالٖ

اے میرے مرید! تو کسی چغل خور سے مت ڈر، کیونکہ میں جنگ میں ثابت قدم اور قاتلِ اعداء (دشمنانِ خُدا کو مارنے والا) ہوں۔

(29)اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحِیُّ الدِّیْنِ لَقَبِیْ

وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالٖ

میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور محیُ الدین میرا لقب ہے، اور میری بزرگی کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

(30)اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ

وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالٖ

میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی اَولاد سے ہوں، اور میرا رُتبہ مُخْدَعْ (یعنی ایک خاص مقامِ وِلایت) ہے، اور میرے قدم اَولیاء کی گردنوں پر ہیں۔

(31)وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اور عبد القادر میرا مشہور و معروف نام ہے، اور میرے نانا جان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چشمۂ کمال کے مالک ہیں۔

(32)تَقَبَّلْنِیْ وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِیْ
اَغِثْنِیْ سَیِّدِیْ اُنْظُرْ بِحَالِیْ

مجھے منظور فرمایئے اور میرا سوال رَد نہ کیجئے، میری فریادرسی کیجئے، میرے آقا! میرا حال ملاحظہ فرمایئے۔

طالب دعا: ابو الحسن محمد ثاقب رضا الحنفی القادری